

M. B. Khan Artist

ہندوستان المطابع پریس لکھنؤ ... میں باہتمام حکیم محمد ممتاز حسین ... شائع ہوا

منیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اُجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہر حال پیشگی لیجاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پروفیسر صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی ہم سالانہ قیمت لیجائے گی۔ یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اس وجہ سے کہ طوالت کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ بازوں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے خدمت ملک کر رہا ہے نمونہ کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اسکی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اس میں آپکے مذاق کے مضامین نہوں۔ اور دوسرے پرچے میں آپکے حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہذا یہ بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بن جائیں اگر اس پرچے کے مضامین آپکے مفید مطلب و مذاق کے موافق معلوم ہوں تو چوتھے ماہ کے اندر مزید تین روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ ورنہ۔ خیر شما بسلامت۔ خدا وند ایک منہ یکتا و یگانہ پرچے کا نمونہ طلب کرنا بھی فضول ہے۔

(۵) طالبانِ مفت اگر بوجہ بے بضاعتی قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انہیں لازم ہے کہ چند سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کرائیں۔ دام و درم نہیں تو قدمی کوشش سے فائدہ اٹھائیں مذہب یا ناداری یا یتیمی کا واسطہ دلانا خلاف غیرت ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاکیہ صاحب ڈاکو ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں اور راستہ میں گاؤ گھپ ہو جاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب میں پانچ چار عتاب نامہ منیجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزاروں خریداروں کے وقتی نذر نیاز منہ منیجر خود نہیں بھیج سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گمشدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے۔ پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہذا اس امر میں تساہل نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اسکا جواب نہ ملا تو زیادہ تنگ طلبی اور زبردستی نہیں کی جاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہذا تجدید خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی عریضہ کا جواب ملنا چاہیے جسکی روانگی کی رسید ڈاکخانہ سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) بعض اشتہارات و اطلاعات کے تحت میں منیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے انکے متعلق جملہ خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے۔

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی مسلمہ پالیسی کے مطابق ہونگے وہ شائع ہونگے اور ان کی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں۔

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائیں۔ مذہبی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تنقیص ان میں نہ ہو۔ فقط

نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انہیں خطوط اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ ان کے نام کی چٹھی پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۳ — مضامین غیر — نمبر ۴

[illegible] دسمبر [illegible]

رنگون رنگین

مولانا پنچ، تسلیم۔ مزاج شریف۔ عذر غیر حاضری معاف [illegible]

[illegible]

جیسم رسل [illegible] بیں فاس ہندوستانیوں کی [illegible]

[illegible]

کیا کرتے [illegible] ہے

سودا ہوا ہے مرغ [illegible]

[illegible]

ارے اب [illegible] نہیں [illegible]

[illegible] کیا زمانہ ہے۔

کہاں [illegible] اور کہاں [illegible]

[illegible]

[illegible]

پٹ سے پیٹ سے آ گریں۔

خدا کا شکر ہے کہ عاجز مضمون نگار کی پہلی دو پھلجھڑیاں جو سرکار پنچ دام اصلاحہ کی گرم نگاہی سے مجبور تھیں اُنھوں نے خوب روشنی دکھائی۔ ریلوے ٹریفک بھی متوجہ ہو گیا اور سرکار نے پولیس کو بھی اشارہ کر دیا۔ سٹرائیں خارج عام سے وہ مکی جا رہی ہیں کہ کمپنیں ابنا عیب کرتے کھڑے ہیں چھپائیں۔ بالفعل دو تین تہ خانے آباد ہو گئے ہیں۔ خیر پکی دیوار کی ایک ہی اینٹ نکلنی مشکل ہوتی ہے۔ ایک نکلی تو دوسری اور تیسری بلکہ سب آسانی سے نکل سکتی ہیں۔ تاہم قلم کی بسولی مثال رکھنی چاہیے ورنہ اس گروہ کے قبضے میں ستار بھی ہیں انجینیر بھی اور کمبخت مفت کام کرنے کو موجود ہیں۔

قلم آتش بار نے بعنوان رنگین صحبت دوسری مرتبہ پر تنی بت بھول کی سیر دکھائی تو یاروں کی عقل گھن چکر ہو گئی سیل کے رہ گیا کوئی انار کی طرح چھوٹے چھوٹے بیٹھا ۔۔ صاحب کی بن سے آتشی سرد پانی کی ترو بجھی۔ میدان میں قائم کون ! سے سر۔ آپ صاحب کی زبانی پوچھو جو گھر گھر کی خبر لاتی ہے۔ جہاں سے غلغلی ہولی۔ ہا اٹھا لیا وہ کلکتہ پونا بمبئی سورت اجمیر تک سو سو سو کی صدا پہنچی۔

حضرت کا عجیب عالم ہے۔ رات کٹکتا تے ہیں آستینیں چڑھاتے ہیں۔ اچکتے ہیں اور سو سو کرکے رہ جاتے ہیں کہ بات کیا ہے زبات ۔۔ کسی نامی آتش باد کا رہین منت ہے۔ بارود نا ہموار بھری گئی ہے لکھ قسمت نہیں ہو بجا ذوں کی آتشبازی کی نقل اتارتی ہو۔ راوی رنگین بیان

نازل ہوئے حضرت کی طرح گردنا کرمشت لیے دیا ساتھ دکھائی تو نقاسفو رس کی طرح گردستان میں جا رہے۔ حضرت کو قد بول دیا۔ واقعی فراق کلز اور گلشن آسان نہیں۔ دوسری مدد ہے پہ کہ وہ دو بہار دے اس خیال سے کہ آگ دامن آبرو میں لگ چکی ہیں دیسا غور کہ باپ دادا کے جمع کیے ہوئے مال کے غم میں ہیں جا گئے گھر سے پوں نکال باہر کیا جیسے لکھنؤ کے نان کو پیٹر نے۔ سائیں صاحب کے استقبال میں جگو بیگ کا بیلون (غبارہ) اڑایا تھا جیسے حضرت میاں سودی نہ گھر کے رہے نہ گھاٹ کے۔ ہوا بہ

۔۔ گئی اُدھر مسدھار سے بھاگتے گئے مبینی گئے آخر جوا نکل گئی دھواں خارج ہو گیا تو سورت کے خار زار میں گر پڑے۔ جھینپی گئی ہوئے عبارت ہیں خار غنچے وفا ترکشی بھی اس کو بچے کی کشش کے درجے کا فی ہے ۔۔

اک مدت بات جبار ہے وہ اگلے شخص تابی کی بر سوں ہوئے ہیں گھر سے نکلے شرم شرمندہ زندگی بچارے جب اپنے دوستوں کو خیریت نامہ لکھتے ہیں تو اُسمیں ایک شعلہ فروزی عشق کے مقابلے میں اپنے ثبات کا ۔۔ درج کر دیتے ہیں۔ خیریت نامہ بھی

جتاتے نہیں آجی کے جیتے خالی نہیں ہوتا یا حق کر دیا گئے ہے معمولی ایک ہندوستانی کتاب زرد شی کی نظر عنایت اور ایک میاں جی کے دست شفقت کی بدولت کہ شد بد آ گئی اور بن بیٹھے علامہ قصہ لطف اخبار کا نام اخباری رسائل۔ خاد موں ملک کے ڈاموں کی عبارت بر سبیل اتصال بالجبر ملطہ میں نقل کر دیتے ہیں۔ مجکو میرے دوستوں سے بچاؤ۔ ایک مشہور مضمون ہے وہ نیند آ گیا تو اسی پر حضرت دراز کر دیا۔ خدا کی شان اب ہند کو مرغوب خاچین صاحب اور انکے احباب ہیں ۔۔۔ ۔۔۔ منشی ۔۔ ش ش شتیاں ش ش خاطر ل ل ل اہل عکیم دور چلیے م م ماسٹر رر دوش م م مولوی م م م منشی ق ق ق ق قاضی ۔۔ ۔۔ کے تم ۔۔ اور صبح نصیحتوں کا مقابلہ کر رہے ہیں کوئی ان سے پوچھے کہ پڑی کا قصہ اور ۔۔ تم کہاں رہا ہے؟ خیر اب رخصت انشاءاللہ پھر کبھی

راقم

دانا بینا



تہذیب جدید
(مقابلہ سنگ تخاد مہ)
"یہ چاے سادی ہے ذری سا دودھ"
"دور نگوڑے۔ نامی سے بچے گا تو دوں گی"

افسانہ قمر الزماں و طلیعہ

"خاتمہ کلام ہند"

نمبر ۳

میاں صبح ایک ہاتھ آگے ایک پیچھے رکھے ہی بے تیز یاں چھپائے ہوئے جنگل سے آبادی کی طرف رخ کیا۔ پرانے دھرانے کپڑے الگ جا بجا کے بیٹے اور مانگے کھاتے اچھی بی بی کے نئے سسرالی شہر میں گھر گھر کھاتے بنگال تباہ ہو چکے۔ اتفاق کی بات کہاں کا وارد شہر میں اس روز ہم ۔۔

قزاولوں کا عقد قاضی شمس الدین ساہنروانی سے ہونے والا تھا۔ شہر بھر میں دھوم تھی کہ شاہ عبد الصمد کے گھر میں شادی ہے۔ فقیر امیر بے نوا سب در در ہیں کوئی روک ٹوک نہیں جس کا جی چاہے جائے کھائے اور باندھ لائے۔

عبید کی خستہ حالت دیکھ کے ایک نان والی نے کہا میاں میری دکان پہ روٹی کیوں مانگتے ہو [illegible] سوداگر کے مکان پر چلے جاؤ مزے سے روز ضیافتیں ہوں گی کیا ذرا سی دیر میں [illegible] عجب نہیں کہ کچھ [illegible] مل جائے۔ عبید نے اجنبی ہونے کا عذر کیا۔ نان والی دلیل راہ بنا ساتھ لے کے چلا۔

یہاں مہمانوں کا ہجوم تھا فقرا کی صف الگ امرا کی الگ آراستہ تھی [illegible] ایک پر ایک ٹوٹا پڑتا تھا۔ آدمیوں کے ریلے میں [illegible] عبید بھی جگہ پہنچ گیا جو قزاولوں کے سامنے تھی۔ قزاولوں نے ایک نگاہ اپنے دوست کو پہچان لیا۔ باپ کا نام لیا [illegible] اس فقیر کو دیجئے۔

عبد الرحمن نے غور سے فقیر کے حال پر نظر کی باوجود جامہ روزگاری کے آثار نجابت و شرافت چہرے سے نمایاں تھے زرد رو تھا مگر [illegible] کی طرح عریاں تھا مگر شمشیر کے مانند۔ وہ بیٹا تھا مگر زندہ کی صورت۔

پوچھا یہ کون ہے؟ جواب دیا یہی عبید جوہری ہے جس کی آبرو میں نے اتاری جس کی جورو آج آپ کی بیوی ہے۔ قزاولوں نے چاہا کہ عبید کو بلائے عبد الرحمن نے صبر کی ہدایت کی کہا بھوکا ہے سیر ہو جائے تو۔ جب عبید کھانے سے فارغ ہو کے چلنے لگا تو عبد الرحمن نے اپنے خاص نوکر کو بھیج کے اسے بلوایا۔ وہ ڈرتے ڈرتے آیا جونہی قزاولوں سے آنکھ چار ہوئی [illegible] شرم کی برچھی دل کے پار ہوگئی سر جھک گیا قدم زمین میں گڑ گئے۔ مگر قزاولوں تعظیم کے لیے اٹھا دوڑ کے ملتے ہی بغلگیر ہوا دونوں کی آنکھ سے آنسو جاری ہو گئے دیکھنے والے حیران تھے کہ یہ مفلوک کون ہے۔ لیکن عبد الرحمن نے بیٹے کو [illegible] کر لیا تم بھی عجب بے مزہ و بے سواد ہو بیٹے اپنے معزز مہمان کو حمام لے چلو کہ راہ کی تکان سے آسودہ ہو جائے

چار روز [illegible] کرو۔ قزاولوں نے خادم کے ہمراہ دوست کو حمام بھیجا قیمتی پوشاک کا دست [illegible] کیا۔ [illegible] حمام سے صاف ہوئے [illegible] اہل محفل نے [illegible] شروع کردی۔ کون ہے کیا ہے کہاں رہتا ہے۔ قزاولوں نے جواب دیا صاحبو! یہ بصرے کے بہت بڑے جوہری ہیں [illegible] ہیں۔ انکے احسانات سے میری گردن اٹھ نہیں سکتی جو کچھ میں بصرے سے کما کے لایا ہوں سب انہیں کی جوتیوں کا تصدق ہے خدا جانے کیا آفت نازل ہوئی جو یہ ایسی حالت زار وارد ہوا۔ سچ ہے ؎

انسان کا ایک طرح سے رہتا نہیں ہے حال
خورشید کو عروج کبھی ہے کبھی زوال

جانیو! میں جب بصرے میں داخل ہوا تھا تو میری حالت اس سے زیادہ بری تھی انکے چلن پر [illegible] اصل باعث انہی کا تھا۔ خدا نے اس شخص کو میرے حق مہربان کیا سب ہی کچھ مل گیا۔ مگر خیر آدمی ہی پر وقت پڑتا ہے۔ انشاء اللہ میں بھی انکے ساتھ ویسا ہی سلوک کروں گا جیسا اس نے میرے ساتھ کیا تھا۔ (باقی)

اطلاعنامہ بنام ریسپانڈنٹ مشعر اطلاع اس امر کے کہ حکم عبارتی ڈگری قطعی کیوں نہ صادر کیا جاوے

[illegible]

مقدمہ متفرقہ نمبر [illegible]

مدعی ڈگری [illegible]

بنام

[illegible]

دستخط حاکم [illegible] مہر عدالت

جو [illegible] کہ یہاں عبید [illegible] حمام سے نکلے تو [illegible]

[illegible]

سمن بغرض انفصال مقدمہ

مقدمہ نمبر ۱۰۰ سنہ ۱۹۲۸ء

بعدالت منصفی [illegible] مقام سلطانپور

[illegible] ضلع سلطانپور [illegible] مدعی

بنام

[illegible] مدعا علیہ

[illegible]

دستخط حاکم [illegible] مہر عدالت

[illegible]

سال ختم ہے سنہ ۱۹۲۸ کی جلد اور دو مستقل زیر ترتیب ہے قیمت [illegible] جن اصحاب کی مدت خریداری ختم ہوگئی ہے بار سال منی آرڈر تجدید خریداری فرمائیں۔

منیجر

جو صاحب پنساری عطاری یا عطاروں کے درجن صحیح پتے حافظ [illegible] محمد رفیع صحبتیا باغ لکھنؤ کو دیجئے ان کو ۳ ماہ تک عمدہ عطر مفت روانہ ہوگی۔

ساتھ زبان پر قابو رکھیے کہیں ایسا نہ ہو آپ کو شرمندہ ہونا پڑے۔ چودھری خود ہی مردم شناس تھا جب بیٹھا کھانا کھاتا تھا دوسروں کی باتیں سنتا تھا۔ عبدالرحمٰن نے حمید کو تنہائی میں بٹھایا پھر ہاتھ باندھ کے التجا کی کہ چودھری صاحب یہ لڑکا بالکل بھولا بھالا ہے جو کچھ قصور اس سے سرزد ہوا معاف فرمائیے اور اپنی ساری سرگذشت کہہ سنائیے۔ حمید نے فرط ندامت سے گردن نیچی کر لی پھر تمام و کمال قصہ دہرایا اور خود ہی کہنے لگا کہ شریعت نے حفاظت نسل کے خیال سے زن و مرد میں فرق کیا ہے۔ جن عورتوں کو حلال بچے جننے کی پرواہ ہے وہ اپنے نفس کو مردوں سے بچاتی ہیں۔ اگر عورت خود نیک سیرت ہو تو رسوائی پر موت کو ترجیح دینے کو تیار رہتی ہے۔ قمر کا زیادہ قصور نہیں گناہ اسی ستمگارہ کا ہے جس نے خیانت کی۔

عبدالرحمٰن نے قمر الزماں سے علیحدہ ہو جا کے اپنا ارادہ یوں ظاہر کیا کہ گفتگو تمہارے مہمان کی زبان سے پورا واقعہ میں نے سن لیا اب میرا ارادہ ہے کہ اسکی غیرت کا امتحان کروں میں اسے حلیمہ کے قید خانے میں پہنچاتا ہوں خود مخفی ہو کے تماشا دیکھوں گا۔ اگر خوبصورتی کے جال میں پھنس کے اس نے حلیمہ کا قصور معاف کیا تو اسی تلوار سے جورو خاوند اور کنیز تینوں کا خون بہاؤں گا۔ ایک تماشہ ہے دوسرا دیوث ہے تیسری دلالہ ہے انکے وجود سے دنیا پاک ہو جائے تو بہتر ہے اور اگر اس نے جورو سے نفرت ظاہر کی تو کوکب الصباح دختر قمر الزماں کا عقد اسکے ساتھ کر دوں گا۔ وان جہیز سے اسکا گھر بھر دوں گا۔

غرض آگے آگے میاں حمید اور پیچھے پیچھے عبدالرحمٰن [illegible] روانہ ہوئے۔ [illegible] راہ میں عبدالرحمٰن صاحب عورتوں کے نقصان عقل پر گفتگو کرنے لگے کہ بھائی یہ اوندھی کھوپڑی کی ہوتی ہیں۔ مردوں کو چاہیے کہ انکی خطا معاف کریں [illegible] شہر کی [illegible]

تو بڑی ہی بے مروت [illegible]
کیا عجب ہے کہ میری بدسلوکی نے اسکے [illegible]

انتظار ہے بعد ازاں وہ اپنے کیے پر نادم ہو رہی ہے میں قسم کھاتا ہوں کہ جب سے وہ میرے گھر آئی ہے بالکل محفوظ ہے۔ میں بہت خوش ہوں گا اگر تم اسی شہر میں اپنی بی بی کے ساتھ قیام کرو۔

حمید نے سوال کیا کہ بی صاحب کہاں ہیں عبدالرحمٰن نے ایک کمرے کی جانب اشارہ کیا اور پھر اس بات پہ زور دیا کہ فساد سے صلح بہتر ہے۔ زوجہ تمہاری حسن میں بے نظیر ہے یہ ناممکن ہے کہ ایسی خوبصورت عورت کو چھوڑ کے آدمی نہ پچھتائے۔ قمر الزماں کی شادی تو میں نے کر ہی دی ہے چالیس روز تک برابر شہر بھر کی دعوت اسی خوشی میں ہو رہی ہے۔ اب حلیمہ کا خیال بھی اب نہیں۔ اے لو یہ ہے کنجی صلح کا دروازہ کھولو اور مل جاؤ۔

حمید کچھ دیر تک گفتگو میں رہا تھا اور آپ کی [illegible] آپ کا احسان ہے آپ کی [illegible] بیشک آپ صحیح فرماتے ہیں۔ ایسا ہی ہوگا [illegible] تھا جبکہ حمید کی رضامندی ظاہر ہوتی تھی اسی وقت عبدالرحمٰن کا [illegible] تھا اور وہ دل میں [illegible] بے غیرت [illegible]

آخر کار حمید نے قید خانے کا قفل کھولا عبدالرحمٰن خدا حافظ کہہ کے بظاہر رخصت ہوا مگر اسکے پیچھے آڑ میں چھپ رہا۔

قید خانے میں بی حلیمہ کا برا حال تھا کئی دن سے نماز ترک۔ آنکھوں سے [illegible] آنسو جاری [illegible] زرد۔ لب پر آہ سرد۔ آئینہ زانو پر [illegible] کے نیچے ہاتھ۔ بال پریشان [illegible] ذرا بھی دیکھیے بی بی میں نے [illegible] آپ کو تباہ کیا تھا کہ [illegible] آپ نے [illegible] آپ پر عشق کا بہت [illegible] پھر جب آپ نے انکے ساتھ جانے کا ارادہ کیا اسوقت میں نے سمجھایا کہ بیوی [illegible] ٹھیک نہیں۔ آپ جو ایک [illegible] کے [illegible] کی [illegible] کیا جاتا ہے [illegible]

آپ نے کسی طرح بات نہ کی۔ اب یہ اچھا معلوم ہوتا ہے کہ گھر سے [illegible] خاوند سے [illegible] ہاتھ دھونا پڑا۔ جسکے کارن [illegible] اپنی بی بی بیاہ دلایا۔ آپ کو قید کیا [illegible] کیسی ہوں جو میرے ساتھ کوئی ایسا [illegible] کے [illegible] آزاد ہوا [illegible] اسکی [illegible]

حلیمہ [illegible] قید [illegible] کی گلی کیسی [illegible] آزادی سے اچھی ہے۔ کبھی تو اس [illegible] آئے گا۔ [illegible]

[illegible] کان لگا کے [illegible]

[illegible] اپنی بی بی [illegible] کی خدمت کرو۔

[illegible] ایک [illegible] گھر میں [illegible] خون کرنے [illegible] عبدالرحمٰن [illegible] کے [illegible] اگر تم اس [illegible] تو [illegible] میرے ہاتھوں [illegible] قمر الزماں کی [illegible] کوکب الصباح سے تمہارا عقد کروں [illegible] کے آگے حلیمہ [illegible] کی کوئی حقیقت نہیں۔

پھر دونوں [illegible] کے باہر آئے۔ محفل دعوت ابھی برقرار تھی کہ عبدالرحمٰن نے اعلان کیا [illegible] افسوس قمر الزماں [illegible] ساتھ [illegible] سے [illegible] قبر میں [illegible] غسل و کفن کے بعد [illegible]



یکے ہمی رود و دیگرے ہمی آید

پیر۔ سپردم بتو مایۂ خویش را تو دانی حساب کم و بیش را۔ بیٹا میں تو پا برکاب ہوں اب تم جانو اور تمہارا کام جانے۔

طفل۔ بابا واہ تم نے کچھ چھوڑا نہیں۔ بیگ ہے تو وہ بھی خالی۔ ہاں قحط غذا تمہاری یادگار ہے۔ الغرض پانی سے پیٹ بھرے۔

کتب خانہ پیسہ اخبار لاہور کا سالانہ عام اعلان

علمی خزانہ کی لوٹ

۲۶ دسمبر ۱۹۲۸ء

[illegible]

اس فہرست میں ... درج کی گئی ہیں۔

ناول ڈرامے افسانے

ناول عبد الحلیم شرر

باورچی خانہ

اسلامی کتابیں

سفر نامے

دیوان و غزلیات

متفرق کتب

۲۶ دسمبر ۱۹۲۸

نصف قیمت

صرف ایک دن کیلئے

[illegible]

منیجر پیسہ اخبار لاہور

دیر خاک تھا ہی ہے۔

اب یہاں سے راوی شیریں بیان کوکب الصباح و حمیدہ کی شادی رچاتا ہے اور اب قصہ یوں شروع ہوتا ہے کہ چند روز کے بعد حمیدہ نے عبدالرحمن سے اجازت رخصت چاہی کہ مگر عبدالرحمن نے کہا سنو میاں اکثر مسلمان کو وطن پیارا ہوتا ہے لیکن جب کوئی گھر بار اور وطن سے گھر اور بچے کے آرام لائق ہوا کیا جائے کی ضرورت نہیں تمہاری بی بی کو ساتھ لیتے جاؤ اور وہاں رہنے کو کیا ہے تو یہاں رہنے کا ۔۔۔ سے ۔۔۔ میں رہنا ۔۔۔ ضرورت نہیں ہوتی تو بہر صورت کے بعد دو صورت دکھتی ہیں تم بہر حال اپنی بی بی کو خوب پاؤ گے۔ حمیدہ نے کوکب الصباح کا بھی منہ دیکھا کہ کچھ عذر کرتی ہو یا نہیں اس نے خود خاموشی اختیار کیا اور کہا ہاں باپ جیسے مرضی ہو اسکی اطاعت جیسے باپ کی اطاعت ہے بسر اسے چلو۔ حمیدہ خوش ہوئے دعائیں دینے لگا۔ شیریں یا مسعود رحمت خداوندی اس باپ پر برکت نازل کرے۔

قصہ کوتاہ کوچ دے حمیدہ اپنی بی بی اور کوہ کی دولت اسباب کے علاوہ جو گھر کو اٹھا دے تو اپنے وطن پہنچا۔ شہر میں دھوم ہوا کہ سب نے پہچانا۔ حمیدہ کی آفت نازل ہوئی کہ جانے کی بلا پھیٹ آئی۔ بادشاہ عصر ذی شہر ہو تھی اس نے حمیدہ کو بلوایا اور عتاب و خطاب کیا اور شہر سے نکال دیا گیا تھا کیوں اپنے بادشاہ کی اطلاع دی گیا۔ میں کوئی تھا تیری مدد کرتا۔ حمیدہ نے اپنا حال سنایا بادشاہ نے از راہ شفقت فرمایا کہ خدا برکت دے۔ جاؤ خوشی خوشی زندگی بسر کرو۔ مگر حالت کوکب الصباح کی اس ظاہر النفس جو تیرا بہت کم ملتی ہے۔ غرض کہ چین سے رہتے گئے پانچ برس کے بعد حمیدہ نے قضا کی۔ شاہ عصر نے حکم دیا کہ حمیدہ کی بیوہ دوسرے نکاح پر راضی ہو جائے۔ مگر ایک نہ چلی آخر اس نے حمیدہ کی دولت کی اور کوکب الصباح کو واں رہا ہو بہت اپنی طرف سے مزید انعام دے کے عبدالرحمن کے گھر بھجوا دیا۔ ہر زمانہ ۔۔۔ سے وہ بیوہ ہو رہا ۔۔۔ گوشہ نشینی سے بسر کرو۔

شعیب نہ بکس جا کر پیش ہوئے جب شہر میں کوئی ایسا کام جس کو ادا کسی مدرسہ میں حاصل کیا ہو مگر یہ اس کے علم النفس کے بہت صوفیانہ مشاہدہ کے ذریعے حل کرتی ہو اعتراض کرتے ہیں کہ حبیب ایک صاحب عقل شخص تھا اور یہ سلیم رکھتا تھا وہ اپنے دستر کے پیر کو کر آگیا۔ لہذا ہم انہیں سمجھانے کی غرض سے عرض کرتے ہیں کہ وہ اک نکلتا اور تصدیق اور تخیل میں غلطی ہو جانے کا خیال اس وقت تک انہیں ہوتا جب تک شاید پانچ سو سات کے نظم دعوی ذہنیں میں خلل ہو۔

مگر ازاں سے دو ذات ہو گئے گرفتار حبیبہ کی وفاداری حبیب کے نزدیک معتبر تھی۔ وفاداری کی دیوار جس تحقیق ڈانواں ڈول اس وقت محسوس ہوا جب حبیبہ کی گٹھڑی قرآن کے قبضہ میں آئی اور حبشی کا فرضی افسانہ قرآن نے بیان کیا۔ گٹھڑی کا پورا جائزہ دو کا ان سے لیا گیا تھا گھر میں آنے کے بعد دونوں گٹھڑیوں کے مقابل کی فرد بدری۔ تہذیب مانع تھی۔ حبیبہ بی بی کے سامنے خفت بھی ہو چکی تھی دوسرے اور تیسرے معاملہ میں اس خجلت خفت کی تحدید ہوئی اور انفعال ندامت کی توقع بڑھتی گئی۔ اپنی شے کے گم ہونے کا یقین کیونکر ہو سکتا تھا جبکہ وہ آنکھوں کے سامنے اپنے ہی گھر میں آئی تھی۔ ہر چیز کے نظم عادی میں زیادت یا نقصان یا ترتیب یا وضع کے تغیر کا موجود ہونا ایسا کھلا ہوا ہم ہے جو ایک بونیا تک اس طرح دوسروں کو قائل رکھ سکتا ہے۔ ہر شے اپنے ہیں کا وزن خصوصاً جب بہت گئے دربار میں نفس پر گراں گزرتا ہے بھی بوکھلاہٹ بڑھنے کی علت ہے۔

اعتبار رہ امتحان ہی سے عقل کی غلطی درست کا روگ ہو جاتا ہے۔ حبیب کا ہر وقت گھر میں پایا جانا بھی تھا یہی مزید اعتبار امتحان کی تحریک نہ ہوئی۔

ابھی ہوگا بھی اس قبیل کمال میں کوئی شخص ان شاء اللہ کے بعد بھی اگر کوئی شخص اس بے نظیر افسانہ کی سیکولاری پر اعتراض کرے تو ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا اسے بھی ایک عطیہ کی سی جوڑ عنایت کرے یا دو نہیں سے پالا جب تک نہیں پڑے گا اس وقت تک یہ شکل ہو فلسفہ یاد رہتا ہے۔ اسی اودھ پنچ میں نمبر ۔۔۔ نصیر الدین حیدر بادشاہ لکھنؤ کا قصہ چھپ چکے جب سے وہ بڑھا ہے روشن الدولہ

وزیر اعظم نے خود بادشاہ کی حضوری سے روکا اور بادشاہ سے کہدیا تھا دیدہ ودانستہ میں گیر حضور پر سے تصدق ہو گیا ہوں اب سب وہ زیادہ ارشاد کر سکے کہ اس طرح ذکر جاری رکھ دیا ہر سب کے سب ہوشیار ہیں کہ حضور بہ جچے ہیں قرآن ان الدولہ دیکھتے کیوں ہے ۔۔۔ ہر شخص آنکھیں چیلو کے دیکھتے اور بحث کے وجود سے انکار کرتا ہے۔

یہ شدا اونہ حضور کے پہلو میں خود موجود کوئی نہیں دیا وہ آپ کی آنکھوں میں نور ہے اور حضور بہ حجت فرماتے ہیں کہ بڑی آواز دیتا۔ بڈھا باتیں کرتا ہے مگر جو بادشاہ کے جلیلے دربار عرض کرتے ہیں۔ حضور کے کان کی قسم جو حضور کی آواز کے علاوہ کسی کی آواز نہیں پہنچی باقر حضور۔ سمجھتے ہیں کہ بڈھے کے بھیس میں کوئی ایمن ہے۔ مجھے دکھائی دیتا ہے وہ سرداروں پر ظاہر نہیں ہوتا۔ بہت تھے وہ جن کی زد میں روشن الدولہ کی جان دی کی ۔۔۔ بند کو ٹھری میں وہ قتل میں اپنے ہاتھ سے قفل لگا کے قہر کا ۔۔۔ لگا کر یہ صورت اختیار و امتحان مفید ضرور ہوتی۔ چھت میں سیند لگا کے یاروں نے بڑے میاں کو کاٹ کر باہر نکال دیا۔ دو چار روز پہلے بھی دیکھا ہے ابھی ابھی آنے تو کو ٹھری میں سیر او دیکھیے۔ علے ہذا القیاس ایک بڑے میاں ہوتے کہ بل پر قفل برس کا بچوں کا بچہ دیا تے بیٹھے جاتے تھے۔ بدمعاشوں نے ان کا علاج ہولی کے ہنگامہ سے کیا۔ ایک بڑھا۔

بڑے میاں آخر آپ فرش ہے ہے

خوش رہو میاں سلامت رہو

اس وقت آپ سلطان ہیں اور یہ کہا کہ ہتھ خلل میں رہا ہے اور ہو گئے دیکھا گئے ہو کیا؟ یا سامنے بدمعاش نے ایک اور تیر چلایا کہ ۔۔۔ بیچارے جل گئے کچھ اور فرماتے جا بیاں جلدی سے بوکھلاہٹ کی چادر میں بیٹھ کے بچے وہیں بچھڑ دیا۔ یہ واقعات موثق شہادت سے ثابت ہیں عطیہ نے اپنے شادی کو اپنے شب کے گرداب میں پھنسا یا جو ان واقعات سے بہت زیادہ قرین عقل و قیاس ہیں۔ الحسنیہ کا سال معلوم نہیں مگر اتنا معلوم ہے کہ یہ ایک قدیم قالب ہے اسکی رفاقت سے کئے موہر میں بیان اور مصرع سے قصہ نویسی کے فن میں یہ مسئلہ نکالنا پر مجبور ہیں۔ والسلام

راقم ــــ خاکسار امراؤ مرزا ...

جنتری سنہ ۱۹۲۹ء

ابھی سال ختم نہیں ہوا مگر چھاپنے والوں کے لیے لوگوں نے جنتریاں مرتب کر لیں۔

(۱) جواہر جنتری۔ حکیم سید محمد نواب صاحب۔ مرتبہ کاکوری نے [illegible] مقام ہوگئی ہے۔ بہت سے [illegible] رنگین کا غذ اچھا [illegible] مضامین ضروری کسی جنتری سے پوری [illegible] سکتا ہے اور مضامین کے ذریعہ سے مزید [illegible] ہے۔ چار آنے کے ٹکٹ بھیجئے پہنچ سکتی ہے۔

(۲) صادق جنتری۔ محمد صادق صاحب [illegible] صادق پلیس [illegible] گنج لکھنؤ کی تالیف ہے۔ اسکے متعلق بھی ہماری رائے وہی ہے جو پہلی جنتری کے متعلق ہے۔ قیمت ۴ر

باتصویر اخبار دہلی

ایک دلچسپ ہفتہ وار پرچہ ہے۔ پہلا نمبر چھپ کے آیا ہے بہت کچھ قابل اصلاح ہے مگر [illegible] صاحب ایڈیٹر عذر کرتے ہیں کہ نا واقف کاریگر کی بے احتیاطی سے [illegible] کے بلاک کا ایک نہایت ضروری پرزہ ٹوٹ گیا۔ عذر معقول ہے خصوصاً ان لوگوں کے لیے جنکی صورت میں اتفاق حادثہ نے بگاڑ دی۔ بہرحال پرچہ کے دلچسپ ہونے میں کوئی شبہ نہیں اور اب تو تازہ [illegible] ہوا ہے

نوٹس اشتہار [illegible] حسب [illegible] ضابطہ عام

[illegible]

حالت پر آگیا ہوگا۔ ہر [illegible] کو شائع ہوتا ہے خوب موٹا تازہ ہے تین روپیہ چار آنے سالانہ قیمت ہے۔

دیگر جدید معاصرین مثلاً "مونس" (اناوہ) "شباب" (راولپنڈی) "اصلاح سرحد" (پشاور) "مستقبل" (لدھیانہ) وغیرہ ہم انتظار فرمائیں سال آئندہ اگر حیات ملی اور محاسن کی داد دینے میں کوئی اور مانع نہ ہوا تو عمل نہ ہوگا۔ [illegible] الیاس مرزا عظیم بیگ صاحب بی اے چغتائی بھی کتاب کی تنقید کا انتظار فرمائیں۔ سال آخر ہے کام بہت ہیں۔

مولانا شیخ کی نوٹ بک

(مونس)

نواب کلب علیخاں مرحوم والی رامپور ہاتھی پر سوار چلے جاتے تھے [illegible] ہیں [illegible] ہاتھی [illegible] میرے حق میں دعا کرو۔ فقیر تھا مجذوب صفت [illegible] کہ بابا ہاتھی پر تو سوار ہے کیا اب گدھے پر سواری کی خواہش ہے۔ آخر کس چیز کی کمی ہے؟

مسٹر جی پی کانگریس صدر [illegible] ہیں [illegible] ہم بھی ان سے عرض کریں کہ حضرت آپ ہاتھی پر تو سوار ہیں [illegible] کس چیز کا ارادہ ہے۔ [illegible] صاحب فرماتے ہیں ہندو ہندوستانی حرف تنہائی اختیار کرنے پر آمادہ ہے ...... [illegible] کے باوجود [illegible] زیادہ [illegible] پیش کئیں ......

نہرو کمیٹی نے بھی [illegible] وہ دلیل رو اور [illegible] رپورٹ مرتب کر لی جائے گی اسی پر ضرور توجہ کی جائے گی ...... [illegible] رپورٹ میں ہمارے حقوق کا ذکر نہیں۔ تو پھر ہم کیوں اپنے دعاوی پیش نہ کریں۔ حکومت ہمارا حق بھی [illegible] ابھی [illegible] ...... ہندوستان کے [illegible] دشمن [illegible] انہوں نے عوام اہل ہند کو [illegible] کیا [illegible] کے سپرد کر دیا ہے ...... [illegible] کی مخالفت کرینگے ...... [illegible] کو [illegible] کہ اب مرے [illegible]

بات سے واسطہ نہیں رکھتے ...... ایڈیٹر کے جُبہ کو کھدر کا لباس سمجھا کہ اس کے منہ میں بگل دے دو تو ان کے بگال کی اصلی تصویر نظر آ جائے گی۔

یہ کلاہ پٹ کا بڑا ہو بیچارے اپنی جوش کے بارے میں شلنگ بھی بھول گئے۔ سائمن کمیشن اگر مقبول عوام ہوا تو پھر لیڈروں کے منہ آنا لازم ہے۔ مطلب حق گیا۔ ہے وہ انصری سے زیادہ [illegible] صاحب ہے جس کو مطالبہ [illegible] کے ساتھ کیا جائے گا۔

انصری کا حق توآل پارٹیز کانفرنس نے ادونی سی [illegible] تو بہ [illegible] سٹیٹس کی قراردادی سے تسلیم کر لیا۔ [illegible] فوجداری تو میاں کا [illegible] کسی بجلے [illegible] کا حق ہے [illegible] ہو سکتا ہے۔

[illegible] زمیں سے ہیرام رہ گیا
[illegible] کو آسماں کے تلے نام رہ گیا

آپ کا نام بھی [illegible] کام بھی [illegible]

(بہت عوام [illegible] ہے)

سمن بوجہ انفصال مقدمہ

[illegible]

غذائے روحانی

معارف النغمات

یعنے

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا مین گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کیطرح سرون کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہین کہ تاحال موسیقی کے جزو علمی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہین ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم مین مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنے

تان سین کے عہد سے لے کے زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائی اور انکے گھرانے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے

اُستاد محمد علی خان

میان تان سین کے آخری یادگار تھے صدہا انکی دھرپد اور ہوریان اس کتاب مین اُنسے نقل کیگئی ہین لطف یہ کہ اگر آپ سُر کے ت ادا کرنے پر قادر ہین تو کتاب کے رموز سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت صراحت سے ابتدا کتاب مین لکھدیے گئے اسیطرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہین جسطرح کہ اُستاد خود تعلیم دیتا [illegible] یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہین انکے علاوہ دیگر ستار بجانے کا طریقہ [illegible] آپکو اس کتاب مین ملیگا۔ فی الحقیقۃ مصنف نے لاکھون روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستان کے استادون کا سرمایہ ناز اسمین موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ۔

محصول ڈاک بہر حال ذمہ خریدار۔

المشتہر: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

اودھ پنچ لکھنؤ

[illegible] اودھ پنچ [illegible] کی جلد [illegible] دفتر میں [illegible] موجود ہیں [illegible] قیمت فی جلد [illegible]

[illegible] منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

نسبت اڈیٹر [illegible]

[illegible] منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

سیاحت ظریف

یعنے

منشی سید مقبول حسین صاحب ظریف لکھنوی کا

منظوم سفرنامہ عراق

[illegible] قیمت فی جلد [illegible]

[illegible] المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

شرائط ایجنسی

[illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ